اسلام کا بدترین مجرم

مصنف۔ محمد امجد کمبوہ

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

محمد امجد کمبوہ

اسلام کا بدترین مجرم

بد گفتار، لعنتی سردار، ہرزہ سرائی میں منہ زور، نبوت کا چور، جھوٹ کا مجسمہ انگریز کے بوٹ کا تسمہ، خواہشات کا بندہ، سوچ کا گندہ، عادات ذلیل فطرت رزیل، بدشکل کوتاہ عقل، مکروہ خدوخال بے ڈھنگی چال، ایک آنکھ سے کانا کفر میں سیانا، دل سیاہ ضمیر ٹھاہ، فرنگی کا غلام، دشمن خیرالانام، گالیوں کی برسات ارتداد کی سیاہ رات، ایمان کا شکاری درِ انگریز کا بھکاری، دولت کا حریص منافقت کا مریض، اخلاق کا قاتل سراپا باطل، ننگ شرافت لائق حقارت، فتنہ ساز نوسرباز، علامت فساد منکر جہاد، کلیسا کا پجاری ملکہ پہ صدقے واری، امام دجل وتلبیس باعث فخر ابلیس، پیشوائے مرتدین، رہنمائے زندیقین، منکر حدیث ازلی خبیث، غدار ابن غدار، انگریز کا زلہ خوار، کافر کبیر زلف ملکہ وکٹوریہ کا اسیر، مسیلمہ کذاب کا ترجمان، اسودعنسی کا نشان کفر کی برہان شیطان کی پہچان، دشمن قرآن بانی فتنہ قادیان، شخصیت بڑی شیطانی ہے، نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

یہ ننگ انسانیت بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک پسماندہ گاؤں ''قادیان'' میں پیدا ہوا۔ اس کے بیٹے بشیر احمد نے اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' میں اس کی تاریخ پیدائش 1836ء لکھی ہے۔ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا۔ باپ کا نام غلام مرتضی دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا قادیانی کو بچپن میں دسوندی اور سندھی کے ناموں سے بھی پکارا جاتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی پھر مکتب بھیجا گیا لیکن تعلیم حاصل کرنے کا ذوق وشوق نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر مکتب میں کان پکڑوا کر اس کی پٹائی کی جاتی۔ آخر تعلیم ادھوری چھوڑی اور چند کتابیں پڑھ کر مکتب سے بھاگ اٹھا۔ پھر ادھر اُدھر آوارہ گردی میں وقت ضائع کرتا رہا۔ والدین اپنے نالائق ونابکار بیٹے کے ہاتھوں بڑے تنگ تھے۔ آخر گھر کی جھڑکیوں سے تنگ آکر مسٹر قادیانی گھر سے بھاگ کھڑا ہوا اور قادیان سے سیالکوٹ آگیا اور یہاں ایک دوست کی سفارش پر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر بطور منشی ملازم ہوگیا۔ اسی حقیقت کی منظر کشی کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود احمد لکھتا ہے۔

''اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی اور گزارہ کے لئے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی۔'' (تحفۂ شہزادہ ویلز صفحہ 341، بحوالہ رئیس قادیان)

سیرت المہدی کے مطابق مرزا قادیانی کی سیالکوٹ کی کچہری کی مدت ملازمت 1864ء تا 1868ء ہے۔ دوران ملازمت فرنگی کو قادیاں کے اس منشی کی صورت میں مسیلمہ کذاب کے گلے کی مالا کا موتی مل گیا۔ اس مقصد کے لئے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ فرد انگلینڈ روانہ ہو گیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا نوکری کی فکر کرو۔ جواب دیا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں اور پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آرڈر ملنے شروع ہو گئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی۔ بحث ومباحثہ، اشتہار بازی اور کفر وارتداد پر مبنی تصانیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

انگریز نے اپنے ''ریموٹ کنٹرول'' کو بتدریج ترقی دینا شروع کی اس نے اپنے ملازم نبی کو اس طرح ترقی دی جس طرح وہ اپنے دیگر دنیاوی ملازمین کو اپنے وضع کردہ قوانین کے تحت عنایت کرتا تھا۔ مثلاً سب سے پہلے کانسٹیبل......حوالدار......اے ایس آئی......سب انسپکٹر......انسپکٹر......ڈی ایس پی......ایس ایس پی......ڈی آئی جی یعنی انسپکٹر جنرل۔ لحم خنزیر کھانے والے اور ام الخبائث پینے والے فرنگی نے بالکل ایسے ہی اپنے خود ساختہ نبی کو پروموشن دی۔ عالم بنایا......مناظر بنایا مصنف بنایا......محدث بنایا......مہدی بنایا......مثیل مسیح بنایا......مسیح بنایا......ظلی طور پر محمد رسول اللہ بنایا......عین محمد بنایا اور آخر اسلام سے بغض وعناد اور نفرت ودشمنی کی انتہا کرتے ہوئے اسے محمد رسول اللہ (ﷺ) سے بھی افضل بنا دیا۔ معاذ اللہ۔

یہ الگ بات ہے کہ بنانے والا بھی کافر تھا اور بننے والا بھی کافر و مرتد حتیٰ کہ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ بھی کر دیا۔ قادیانی مرزا قادیانی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں اسے تخت نبوت پر بٹھاتے ہیں۔ پوری دنیا میں اس کا تعارف خدا کے انتہائی برگزیدہ بندے کی حیثیت سے کراتے ہیں اسے کردار کا آفتاب اور گفتار کا ماہتاب کہتے ہیں۔ ان کے بقول وہ علم وحکمت کا بحر بیکراں ہے۔ شرافت اس پہ نازاں ہے۔ صداقت اس کے قدموں میں بچھ بچھ جاتی ہے۔ روحانیت اس کی عظمت کو جھک جھک کر سلام عرض کرتی ہے۔ انسانیت اس کی شخصیت پر تحسین وآفرین کے پھول نچھاور کرتی ہے۔ غرض کہ وہ دین وملت کا محسن اعظم ہے۔ لیکن ہم جھوٹ کے اس پہاڑ کو سچائی کی ٹھوکر سے اڑاتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ بدخصلت اس فرش خاکی پہ جنم لینے والا بدترین انسان تھا جس کے رگ و

ریشے پر شیطان کی حکمرانی تھی۔ جس کا دماغ ابلیسی سازشوں کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جس کا دل کفر و ارتداد کا اندھا کنواں تھا۔ جس کا باطن قبر کی تاریکی سے زیادہ کالا تھا اور جس کی زبان گالیوں اور گستاخیوں کی مشین گن تھی۔ یہ شخص شراب و افیون کا رسیا تھا۔ زنا جیسے فعل شنیع کا عادی تھا۔ بے غیرت و بے حیا تھا۔ جاہل مطلق اور مخبوط الحواس تھا۔ جھوٹ بولنا اور فراڈ کے ذریعہ لوگوں سے رقم حاصل کرنا اس کی سرشت میں داخل تھا۔ چور اور لٹیرا تھا۔ اسلام اور ملت اسلامیہ کا غدار اور یہودی و نصاریٰ کا پالتو تھا۔ اس کی زبان پلید نے دعویٰ نبوت اور جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کیا۔ ہم آپ کے سامنے اس مجرم اسلام کی شخصیت کے چند پہلو رکھتے ہیں اور پھر فکر و تدبر کی دعوت دیتے ہیں اور قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ تمہاری ہی کتابوں کے حوالہ جات ہیں اور اگر کسی قادیانی مائی کے لال میں جرأت و ہمت ہے تو جواب دے۔ حوالے پیش خدمت ہیں۔

شرابی:

مرزا قادیانی شراب کا رسیا تھا۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ مشروب جو اس کے آقا انگریز کا من پسندیدہ ہو انگریزی نبی اسے چھوڑ دے۔ کذاب قادیان اپنے ایک چہیتے مرید حکیم محمد حسین کو ایک خط میں لکھتا ہے۔

"مجی خویم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمہ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خوردنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔ والسلام"

(خطوط امام بنام غلام صفحہ 5)

سودائے مرزا کے حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طیبہ کالج امرتسر لکھتے ہیں۔

ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دوکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں حسب ارشاد پلومر کی دوکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ہے۔ "ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے، جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے۔"

(21 دسمبر 1929ء سودائے مرزا صفحہ 39 حاشیہ)

افیمی:

"حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک

بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔"

(مضمون میاں محمود احمد۔ اخبار الفضل جلد 17، نمبر 4 مورخہ 19 جولائی 1929ء)

بے حیا:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ:

حضرت ام المؤمنین (نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا قادیانی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی، چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اسے پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو وہ دبا رہی ہے وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا۔ "بھانو! آج بڑی سردی ہے۔" بھانو کہنے لگی ہاں جی تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگوں ہویاں نیں" (جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں) خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے۔"

(سیرت المہدی جلد 3، صفحہ 210، مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

رات کا وقت، کمرے میں تنہائی، غیر محرم عورت کا ٹانگیں دبانا، اور ٹانگیں دبوانے کے دوران مرزا قادیانی کا یہ کہنا "بھانو آج بڑی سردی ہے۔" ساری تصویر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔

بے غیرت:

مرزا قادیانی اس قدر پرلے درجے کا بے غیرت تھا کہ اس نے اپنی پیدائش کے واقعہ کو بھی اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اس شرمناک واقعہ میں جہاں اس نے اپنی غیرت کی دھجیاں بکھیریں ہیں وہیں اپنی ماں کی عصمت کی چادر کو بھی اپنے غلیظ ہاتھوں سے تار تار کیا ہے۔ اس ننگ انسانیت کے آوارہ قلم کی آوارگی اور بے حمیتی ملاحظہ ہو۔

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد میں اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرا سر اس کے پاؤں میں تھا۔"

(تریاق القلوب، صفحہ 379، مصنفہ مرزا قادیانی)

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

زانی:

لیجئے "آج بڑی سردی ہے" کا معمہ حل ہو گیا جب اپنے ہی دل جلے مرید نے چھپے ہوئے بوڑھے زانی مرزا قادیانی کی نام نہاد پارسائی کا شیشہ چکنا چور کر دیا۔ میاں محمود احمد نے اپنے خطبہ میں لاہوری گروپ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک خط جس میں اس نے تسلیم کیا ہے کہ وہ اسی کا لکھا ہوا ہے اس پر یہ تحریر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ پھر لکھا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیاں مندرجہ اخبار الفضل، مؤرخہ 31 اگست 1938ء)

مرزا قادیانی کے زانی ہونے کے ثبوت میں اور بھی شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ہم گندگی کو چھیڑ کر مزید تعفن پھیلانا نہیں چاہتے۔ مولانا ظفر علی خان نے کیا خوب کہا ہے۔

نبوت بھی رسیلی ہے، پیمبر بھی رسیلا ہے

لٹیرا:

"پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کرائی۔ ان کو جواب دیا کہ محض رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی۔ دو باتیں ہونی ضروری ہیں۔ گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت۔ رئیس سے کہو کہ ایک لاکھ روپیہ دے تو پھر ہم دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور لڑکا دے گا۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 257، مصنفہ مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی)

دوا فروش تو دیکھے ہیں لیکن دعا فروش پہلی مرتبہ دیکھ رہے ہیں۔ (مؤلف)

چور:

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود

تمہارے دادا کی پنشن مبلغ 700 روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔''

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 34، مصنفہ مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی)

قارئین! ذرا غور فرمایئے یہ واقعہ مرزا قادیانی کی جوانی کا ہے اور جوانی میں انسان عقلی طور پر بھی جوان ہوتا ہے۔ مرزا امام الدین، مرزا قادیانی سے رقم لے کر بھاگا نہیں بلکہ دونوں گھرے اڑاتے رہے۔ دونوں نے 700 روپے کی خطیر رقم جو آج کل کے سات لاکھ سے بھی زائد بنتی ہے خوب مزے لے کر اڑائی۔ پھر جب رقم ختم ہوگئی تو مرزا قادیانی کو گھر یاد آیا لیکن ساتھ ہی جب باپ کا جوتا یاد آیا تو بجائے گھر آنے کے گھر سے بھاگ گیا۔ پوری کہانی کو اگر بنظر غائر دیکھیں تو امام الدین ایک فرضی کردار نظر آتا ہے۔ اور ساری ہیرا پھیری اور کارستانی مرزا قادیانی کی نظر آتی ہے۔ کیا مرزا قادیانی عین جوانی میں ایسا الو تھا جو امام الدین کے اشاروں پر ناچتا رہا؟ کیا مرزا قادیانی ایسا بھولا بھالا تھا کہ امام الدین اس کو کئی دن جدھر چاہتا گھماتا پھراتا رہا؟

رشوت خور:

رشوت کسی بھی معاشرے کی بدترین لعنت ہے۔ ہر معاشرے کی اخلاقی اقدار کو پامال کرتی ہے۔ مرزا قادیانی بھی پکا رشوت خور تھا اور اس میں یہ برائی بدرجہ اتم موجود تھی۔ مرزا احمد علی شیعی اپنی کتاب دلیل العرفان میں لکھتے ہیں کہ

''منشی غلام احمد امرتسری نے اپنے رسالہ ''نکاح آسمانی'' کے راز ہائے پنہائی میں لکھا تھا کہ مرزا نے زمانہ محرری میں خوب رشوتیں لیں۔ یہ رسالہ مرزا کی وفات سے آٹھ سال پہلے 1900ء میں شائع ہوگیا تھا مرزا قادیانی نے اس کی تردید نہیں کی۔ اسی طرح مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مناظرہ روپڑ میں جو 21۔22 مارچ 1932ء میں ہوا، ہزارہا کے مجمع میں بیان کیا کہ مرزا صاحب نے سیالکوٹ کی نوکری میں رشوت ستانی سے خوب ہاتھ رنگے اور یہ سیالکوٹ ہی کی ناجائز کمائی تھی جس سے مرزا صاحب نے چار ہزار روپیہ کا زیور اپنی دوسری بیگم کو بنوا کر دیا۔''

(روداد مناظرہ روپڑ، مطبوعہ کشن سٹیم پریس جالندھر صفحہ 35)

رشوت خوری کا ایک نرالا اور اچھوتا اور ماڈرن انداز بھی ملاحظہ ہو۔

''ہمارے نانا فضل دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کچہری سے واپس آتے تو چونکہ آپ اہلمد تھے مقدمے والے زمیندار ان کے مکان تک پیچھے آ جاتے۔'' (یا مرزا قادیانی خود لے آتا۔مؤلف) (سیرت المہدی جلد 3،صفحہ 93)

مخبوط الحواس:

''ایک دفعہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گذرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کے یاد نہیں آیا۔ (افیون کی کچھ زیادہ ہی مقدار کھالی ہوگی۔مؤلف)

(حیات النبی جلد 1،صفحہ 58،از یعقوب علی قادیانی)

بد زبان:

دجال قادیان کی بدزبانی،غلیظ اور گندی گفتگو کے چند نمونے قارئین کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

1: ''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کہ جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے۔ وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔'' (حیات احمد جلد اول نمبر 3،صفحہ 25)

2: ''آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔سمجھنے والے سمجھ لیں۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 116)

3: ''خداتعالٰی نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی۔''

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 13،مصنفہ مرزا قادیانی)

کذاب:

دجال قادیاں کے رگ وریشے میں جھوٹ رچا بسا تھا۔ یہ مجسمہ جھوٹ ساری زندگی بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتا رہا ہزاروں صفحے جھوٹ لکھ لکھ کر سیاہ کر دیئے۔ مرزا قادیانی کی ہر کتاب کذب وافتراء کا پلندہ ہے ہم بطور نمونہ مرزا قادیانی کا صرف ایک ایسا جھوٹ پیش کرتے ہیں جو آج بھی اس کی مرقد پر اشرار پر جوتے مار مار کر اس کی ہڈیاں چٹخا رہا ہے۔ ملاحظہ ہو ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں''

(تذکرہ صفحہ 536،از مرزا قادیانی)

لیکن مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو برانڈ رتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ کے ٹٹی خانہ میں م
اس کی پر تعفن لاش بذریعہ ٹرین قادیان پہنچائی گئی اور خاک قادیان کے گندے خمیر سے اٹھنے والا یہ فتنہ
پرداز خاک قادیان کی مٹی میں ہی دبا دیا گیا۔ کہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور کہاں قادیان کی گندی نالی
کے کنارے رینگنے والا یہ کرم غلاظت!

گندہ:

''بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو پاخانہ کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ مگر پاخانہ کے واسطے کوٹھے کے اوپر اور جگہیں بھی تھیں۔ پس اس نیچے والے کمرے کو حضور نے صاف کرایا اور اسے خوب دھویا گیا اور اس میں فرش کیا گیا اور دوپہر کے وقت دو یا تین گھنٹے کے قریب حضور بالکل علیحدہ اندر سے کنڈی لگا کر اس میں بیٹھے رہتے تھے۔''

(ذکر حبیب صفحہ 34، از مفتی محمد صادق)

اور بھی کمرے موجود ہیں لیکن نبی افرنگ نے اپنے لئے ''ٹٹی خانہ'' کا انتخاب کیا۔ اندر سے کنڈی بند اور کمرے میں مرزا قادیانی تین تین گھنٹے بند کیونکہ روح کو سرور آتا ہوگا۔ جس طرح مچھلی پانی میں شاداں و فرحاں ہوتی ہے اسی طرح مرزا قادیانی بھی ''ٹٹی خانہ'' میں مسرت و فرحت محسوس کرتا ہوگا۔ ٹٹی خانہ سے اتنی عقیدت کہ زندگی کے آخری سانس بھی وہیں لینے پسند کیے۔ (مؤلف)

نالائق:

''چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔'' (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 138، بشیر احمد قادیانی)

جب نبی فیل ہونے لگے تو امتیوں کا کیا بنے گا؟ مزید سنیے۔

''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود جب کوئی نظم لکھتے اور ایسے موقعہ پر کسی اردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی تو بسا اوقات حضرت ام المؤمنین سے اس کی بابت پوچھتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد 3، صفحہ 7، مصنفہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

دعویٰ نبوت کا اور شاگردی بیگم کی۔ کیا شان ہے تیری اے قادیانی نبوت۔ (مؤلف)

فاتر العقل:

''بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی (جوتا) ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے۔ اور بایاں پاؤں دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 58، مصنفہ بشر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

تماش بین:

مرزا قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق قادیانی بیان کرتا ہے۔

''ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔''

(ذکر حبیب صفحہ 18، مصنفہ مفتی محمد صادق)

اس دین کے کیا کہنے جس میں نبی بھی تھیٹر میں اور صحابی بھی تھیٹر میں۔ (مؤلف)

دلال:

''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ

جب میاں ظفر احمد کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی تو حضرت نے کہا کہ ہمارے گھر دو لڑکیاں رہتی ہیں میں ان کو لاتا ہوں۔ آپ جس کو پسند کریں نکاح کر دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے ان دونوں لڑکیوں کو بلا کر کمرے کے باہر کھڑا کر دیا۔ پھر اندر آ کر (میاں ظفر احمد) سے کہا کہ آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں ظفر احمد نے دیکھ لیا تو لڑکیاں چلی گئیں اور حضرت صاحب نے پوچھا بتاؤ کون پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ لمبے منہ والی تو حضرت نے فرمایا ہمارے خیال میں گول منہ والی اچھی ہے۔ پھر فرمایا لمبے منہ والی کا چہرہ بیماری وغیرہ کے بعد بدنما ہو جاتا ہے۔ لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول، صفحہ 259، مصنفہ بشر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یہ خوبرو دوشیزائیں کون تھیں؟ ان کے والدین کہاں تھے؟ بیٹیوں کے رشتے ناطے تو ہمیشہ والدین کرتے ہیں لیکن یہاں سب کچھ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے کیا وہ ان جیسی درجنوں لڑکیاں اغوا شدہ تھیں اور مرزا قادیانی عورتوں کا کاروبار کرتا تھا؟ مرید بے مراد کی بیوی داغ مفارقت دیتی ہے۔ مرزا قادیانی فوراً وہاں پہنچتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تیری ضرورت میرے پاس ہے۔ دو لڑکیاں لاتا ہے۔ لڑکیاں انتخاب کے لئے کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ ورائٹی دکھاتا ہے۔ ایک لمبے منہ والی دوسری گول منہ والی۔ پھر ایک شاطر دوکاندار کی طرح گاہک کو گھیرنے کے لئے کہتا ہے۔ پسند کرو۔ پھر ایک فلاسفر کی طرح لمبے منہ اور گول منہ پر بحث کرتا ہے اور گول چہرہ کے حق میں دلائل دیتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے گھر میں "میرج سنٹر" کھول رکھا تھا۔ لڑکیاں بہلا پھسلا کر یا اغوا کر کے لائی جاتی تھیں اور پھر نوجوان لڑکوں سے ان کی شادیاں کروا کر بھاری دلالی کی بھاری رقوم حاصل کرتا تھا۔ خود سوچئے کہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ جو شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا ایک لاکھ روپیہ مطالبہ کرتا ہے۔ وہ اتنی محنت و مشقت والا کام مفت میں کرے۔ (مؤلف)

بے غیرت خاوند:

"بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور وغیرہ سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں۔" (کشف الظنون مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہور صفحہ 88)

سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے لیکن نبی قادیان کے گھر پر بے غیرتی کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ شرافت سر پیٹ رہی ہے اور حیا منہ چھپائے بیٹھی ہے۔

توجہ فرمایئے! مرزا قادیانی کی جوان بیوی جو اسے بڑھاپے میں ملی مریدوں کے ساتھ ٹہلتی چہکتی جا رہی ہے۔ گاڑی میں سوار ہو رہی ہے۔ قادیاں سے لاہور آ رہی ہے۔ خاصا طویل سفر ہے۔ راستے میں کھانے پینے کی احتیاج ہے۔ لاہور آ گیا ہے۔ تانگہ میں سوار ہو کر بازاروں میں جا رہی ہے۔ مریدوں کی معیت میں شاپنگ ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں واپسی ایک دن میں ہے یا چار دن میں۔ اگر ایک دن سے زیادہ ہے تو رات کہاں ٹھہرتی ہے۔ پھر واپسی ہوتی ہے۔ رن مرید خاوند سر چڑھی بیوی کا استقبال کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے سر کے بل کھڑا ہے۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس کی غیرت نے کفن پہن لیا ہو اور جس کی حمیت لاش بن چکی ہو۔

جی ہاں! خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے کی ناپاک جسارت کرنے والوں پر خدا کی پھٹکار اسی طرح پڑتی ہے اور رب ذوالجلال ان کے ذہنوں سے عزت و غیرت کا مفہوم چھین لیتا ہے۔ (مؤلف)

باغی جہاد:

سات سمندر پار سے آیا ہوا فرنگی ہندوستان پر قابض ہو گیا تھا۔ لیکن باغیرت اسلامیان ہند نے اس کی غلامی کا طوق پہننے سے انکار کر دیا۔ فرنگی کے خلاف جب بھی کوئی مرد قلندر نعرہ جہاد بلند کرتا تو کفن بدوش مجاہدین میدان کارزار میں کود پڑتے اور اپنے خون نایاب سے جرأت و شجاعت کی ایک رخشندہ تاریخ رقم کر جاتے۔ سفید چمڑی اور کالے دل والے انگریز نے مسند رسول ﷺ پر بیٹھنے والوں کو درختوں سے لٹکا کر پھانسیاں دیں۔ سر بازار داڑھیاں مونڈ کر سنت محمد کریم ﷺ کا مذاق اڑایا۔ برف کے بلاکوں پر باندھ کر ان کی موت کا رقص دیکھا گیا۔ دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹکا کر ان کی چربی پگھلنے کا ہولناک منظر قہقہے لگا لگا کر ملاحظہ کیا۔ جیلوں میں بھوکا رکھ کر تڑپا تڑپا کر مارا گیا اور لاشوں کو سور کی کھال میں سی کر نذر آتش کیا گیا لیکن شہیدان اسلام کے جسموں کے ریشے ریشے اور خون کے قطرے قطرے سے الجہاد الجہاد کی صدائیں بلند ہوتی تھیں لیکن اس وقت نبی افرنگ دہلیز فرنگی پر بیٹھا اپنے پھٹے ہوئے منہ اور ارتدادی زبان سے تنسیخ جہاد کے نغمے الاپ رہا ہوتا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

لعنت صد لعنت بر پدر افرنگ۔ (مؤلف)

(اعلان مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم نمبر 49، مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

انگریزی نبی کی ایک اور خدمت انگریز ملاحظہ ہو۔

''میری زندگی کا اکثر حصہ اس سلطنت کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب صفحہ 15، مصنفہ مرزا قادیانی)

انگریز کا بچہ جمورا:

فرزندان اسلام انگریز کو ہندوستان سے نکالنے کی سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔ لیکن انگریزی بچہ جمورا اپنے آقا کے اقتدار کے استحکام کے لئے ڈوب ڈوب کر دعائیں کر رہا تھا۔ ملاحظہ کیجئے۔

''اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز دے

کر ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ قیصرہ اور تحفہ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرمادے اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مشرف فرمادے گی۔''

(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست عریضہ خاکسار غلام احمد قادیان المرقوم 27 ستمبر 1899ء مندرجہ بالا تبلیغ رسالت جلد ہشتم مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

آوارہ شاعر:

انگریزی نبی پر شاعری کا بھی بھوت سوار تھا لیکن اس کی طبیعت کے عین مطابق اس کی شاعری بھی حیا سوز اور فحاشی کا مظہر تھی۔ طائفہ قادیانیت سے پرزور التماس ہے کہ وہ صبح سویرے اٹھ کر نہار منہ سارے اہل خانہ کو اکٹھا کر کے با آواز بلند اپنے نبی کا یہ عارفانہ کلام پڑھیں۔ کلام پیش خدمت ہے۔

''چھپکے چھپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی شکاری ہے''

(آریہ دھرم صفحہ 76۔77 مصنفہ مرزا قادیانی)

گپوڑیہ:

آپ نے منجن بیچنے والوں، سرمہ فروشوں اور مجمع لگا کر دوائیاں بیچنے والوں کی گپیں سنیں ہوں گی لیکن آج ہم آپ کو قادیان کے گپوڑیے کی چند گپیں سناتے ہیں۔ لیجئے مرزا قادیانی افیون کے نشہ میں دھت، ادھ کھلی آنکھوں کے ساتھ حاضر خدمت اور اس کی گپیں نظر مطالعہ:

1: ''کچھ عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔''
(سرمہ چشم آریہ صفحہ 41)

2: ''اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام کے ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔''

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 41، مصنفہ مرزا قادیانی)

3: ''بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ مٹی تھا اور آدھا چوہا بن گیا۔'' (سرمہ چشم آریہ صفحہ 41)

کھسیانا:

''حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس جگہ حضرت لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کمرے میں گھڑا رکھا ہوا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔''

(ذکر حبیب مولفہ مفتی محمد صادق قادیانی صفحہ 38)

صاحبان عقل و خرد عورت کا آنا۔ قدموں کی چاپ۔ گھڑوں کی کھڑ کھڑاہٹ، پانی کی تڑاخ تڑاک۔ عورت کا نہا کر کپڑے پہننا، لیکن مرزا قادیانی کا مصروف تحریر رہنا اور عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھنا عقل سے بالا ہے۔ ہو مرزا قادیانی جیسا شراب و کباب و عورت کا رسیا اور وہ اس منظر سے محروم رہے در حقیقت عیار مرزا قادیانی اپنی کانی اور ٹیڑھی آنکھ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دل پر اشرار کو تسکین بخش رہا تھا۔ (مؤلف)

عاشق نامراد:

ایام بڑھاپا میں انگریزی برانڈ نبی ایک نوعمر دوشیزہ ''محمدی بیگم'' پر دل ہار بیٹھا۔ ایسا لٹو ہوا کہ بار بار رشتہ کے پیغامات بھیجتا لیکن محمدی بیگم کے باپ نے کہا اے بڈھے کھوسٹ اور مجموعہ امراض شرم کر حیا کر بے ایمان کہیں کے تیرا ہمارا کیا تعلق اس پر دجال قادیاں نے جھٹ الہام جھاڑ دیا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ محمدی بیگم تیرے نکاح میں آئے گی اور آسمانوں پر اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح محمدی بیگم سے کر دیا ہے۔ جب شیطانی الہام سے بھی کام نہ بنا تو بدمعاش قادیان نے بڑکیں لگانا شروع کر دیں کہ خبردار جو شخص اس لڑکی کے ساتھ شادی کرے گا اس کا باپ تین سال میں اور شوہر اڑھائی سال میں مر جائے گا۔ بڑکیں بھی فضا میں بکھر کے رہ گئیں اور کوئی ان سے مرعوب نہ ہوا تو ایک پیشہ ور بدمعاش کی طرح منتوں اور سماجتوں پر اتر آیا اور خود کو کوستے ہوئے اور ڈرامہ کرتے ہوئے کہنے لگا کیا میں چوڑا یا چمار ہوں جو میرے ساتھ محمدی بیگم کی شادی نہیں رچاتے۔ جب سارے داؤ استعمال کر چکا تو آخر میں

شکار کو پھنسانے کے لئے ضمیر فروشی اور ایمان فروشی سے حاصل کردہ دولت کا جال پھینکا اور ہاتھ باندھ کر کہنے لگا میری درخواست مان لو میں اپنی زمین اور جائیداد سے تیسرا حصہ اس کے نام کر دیتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ محمدی بیگم کے بھائی محمد بیگ کو پولیس میں اعلیٰ عہدے پر ملازم کروا دیتا ہوں اور ایک امیر کبیر گھرانے میں اس کی شادی بھی کروا دیتا ہوں۔ لیکن مجنونِ قادیان کی سب آرزوئیں دل ہی میں دم توڑ گئیں، سارے ارمانوں کا خون ہوا شادی گیت نوحہ ہو گئے، گلے کے پھول حسرتوں کی مرقد پر بکھر کر رہ گئے، نکاح کے چھوہارے انگارے بن گئے، شہنائیوں نے ماتم کا روپ دھارا نوٹوں کی سلامی کی بجائے عزت کی نیلامی ہوئی سر پر سہرے کے بجائے گلے میں ذلت کا طوق پڑا اور مرزا قادیانی دولہا کی بجائے غم فراق میں جلنے والا چولہا بن گیا کانٹوں پر تڑپتے مرزا قادیانی کی حسرتناک آنکھوں کے سامنے ایک نوجوان مرزا سلطان محمد کے ساتھ مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کی شادی ہوگئی بارات شان سے آئی اور مرزا قادیانی کے سینے پر مونگ دلتے ہوئے روانہ ہوگئی روانگی بارات کا جگر شکن منظر دیکھ کر مرزا قادیانی ٹپ ٹپ آنسو بہاتا اور موت کو پکارتا ہوا یہ گا رہا ہوگا۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

چندہ چور:

''لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ ہم جماعت کے لئے مقروض ہو کر اپنے بیوی اور بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتے ہیں مگر یہاں بیوی صاحبہ کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں۔''

(خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیاں، اخبار الفضل جلد 26، 21 اگست 1938ء)

سچ ہی تو کہا تھا دل جلے مرید نے۔ وہ تنگی کاٹ کر چندہ دے اور ''مسز مرزا قادیانی' مریدوں کے چندوں سے نت نئے زیورات بنا بنا کر اپنی زیبائش نمائش میں مصروف ہو۔ چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جو زیورات پہنائے اس کی کل رقم 3505 روپے ہے۔

(قادیانی نبوت صفحہ 85، بحوالہ فسانہ قادیاں، مصنفہ حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری)

اس زمانہ میں سونا تقریباً بیس روپے تولہ تھا۔ اس حساب سے اس زمانہ میں چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو تقریباً 175 تولے سونا پہنایا یعنی دو سیر تین چھٹانک۔ (مؤلف)

فرشتگان مرزا

ابولبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر افضل البشر حضرت محمد ﷺ تک سارے انبیائے کرام پر وحی لانے والے فرشتے کا نام "جبرائیل" ہے لیکن قادیان کے انگریزی نبی پر وحی لانے والے فرشتوں کی فہرست مندرجہ ذیل ہے پڑھیے اور سر دھنیے۔

ٹیچی ٹیچی:

"5 مارچ 1905ء کو خواب میں ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنا نام ٹیچی ٹیچی بتایا۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 232، مصنفہ مرزا قادیانی)

درشنی:

"ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا ہاں میں درشنی ہوں۔"

(تذکرہ صفحہ 31، مصنفہ مرزا قادیانی)

خیراتی:

"تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 192ء)

مٹھن لال:

"خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اردگرد اس کے عملہ کے لوگ بیٹھے ہیں میں نے جا کر ایک کاغذ اس کو دیا اور یہ کہا کہ یہ میرا پرانا دوست ہے۔ اس پر دستخط کر دو اس نے بلا تامل اس پر دستخط کر دیئے۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 515، مصنفہ مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسٹر گاماں کا ہندو فرشتہ ہے۔ (مؤلف)

شیر علی:

''میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 31، مصنفہ مرزا قادیانی)

حفیظ:

''ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 757، مصنفہ مرزا قادیانی)

ہمدرد فرشتہ:

''میں نے کشف میں دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جا رہے ہیں تب میں نے اس کو خلوت میں لے جا کر کہا کہ لوگ پھرتے جارہے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔''

(انوار السلام صفحہ 52، مصنفہ مرزا قادیانی)

میٹھی روٹیوں والے فرشتے:

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بیان کیا کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔''اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں انہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لئے ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم، صفحہ 263، مصنفہ مرزا بشیر قادیانی)

کشوف والہامات مرزا

انبیائے کرام کا کلام فصاحت و بلاغت کا مرقع ہوتا ہے جس سے حکمت و دانائی اور معرفت الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ لسان نبوت سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ رشد و ہدایت کا چراغ بنتا ہے۔ اور یہ چراغ معاشرہ انسانی میں ایمان کی روشنیاں بکھیرتے ہیں اور شیطان کی پھیلائی ہوئی ظلمت کو بھگا کر شاہراہ انسانیت کو منور کرتے ہیں۔ لیکن اب ملاحظہ کیجئے انگلستانی نبی کے الہامات و کشوف جنہیں پڑھ کر کبھی متلی

آنے لگتی ہے۔اور کبھی اس کی فاتر العقلی و بے ہودگی پر ہنسی آتی ہے۔ یوں تو مرزا قادیانی کے الہامات کو بیان کرنے کے لئے کئی دفتر درکار ہیں لیکن بطور نمونہ۔ چند الہامات پیش خدمت ہیں۔

عربی:

"ربنا حاج۔ ہمارا رب حاجی ہے۔" (براہین احمدیہ نمبر 3، صفحہ 523)

عبرانی:

"ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس۔" (البشری حصہ اول صفحہ 26، مصنفہ مرزا قادیانی)

پنجابی:

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے یہ الہام سنایا کہ" پٹی پٹ گئی" (تذکرہ صفحہ 801)

فارسی:

"الہام ہوا۔" سلامت برتو اے مرد سلامت" (تذکرہ صفحہ 297)

ھندی:

"ہے کرشن رودر گوپال"

(البدر جلد دوم نمبر 41۔42، مورخہ 29 اکتوبر، 8 نومبر 1903ء صفحہ 322)

انگریزی:

I shall help you. I am with you. I love you.

(حقیقت الوحی صفحہ 303، مصنفہ مرزا قادیانی)

یہ الہامات مرزا قادیانی کی ملکہ معظمہ کی زبان میں ہے جس نے اسے نبوت عطا کی لیکن نالائق قادیانی نبی اپنی ملکہ کی زبان بھی نہ سیکھ سکا اور غلط الہامات جھاڑتا رہا۔ بطور نمونہ۔" He halts in the zila Peshwar وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔"

(البشری جلد دوم صفحہ 4، مصنفہ مرزا قادیانی)

پانچویں جماعت کا بچہ بھی جانتا ہے ہے انگریزی میں ضلع کو District کہتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی ضلع کو Zila کہہ رہا ہے۔

عجیب وغریب الہامات

پیپر منٹ:

''حضور مرزا جی کی طبیعت ناساز تھی حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی۔اس پر لکھا تھا''خاکسار پیپر منٹ''۔ (الحکم قادیاں 24 فروری 1905ء)

شعنا نعسا:

''ہو شعنا نعسا۔'' (براہین احمدیہ صفحہ 556،مصنفہ مرزا قادیانی)

پلاطوس:

''پریشن عمر پراطوس یا پلاطوس۔'' (مکتوبات احمدیہ،جلد اول،صفحہ 68

قادیانیوں کا فرض ہے کہ اپنے گرو کے الہام کی تفسیر بھی لوگوں تک پہنچائیں ورنہ دنیا محروم رہ جائے گی۔(مؤلف)

غثم،غثم:

''غثم۔۔غثم۔۔غثم۔'' (البشریٰ جلد دوم صفحہ 50،مصنفہ مرزا قادیانی)

شاید مرزا قادیانی پر اس کے فرشتے ٹیچی ٹیچی نے فائرنگ کر دی ہے۔(مؤلف)

ایک دانہ:

''ایک دانہ کس کس نے کھانا۔'' (البشریٰ جلد دوم،صفحہ 107،مصنفہ مرزا قادیانی)

ایک انڈہ:

''ایک انڈہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا۔''(تذکرہ صفحہ 645،مصنفہ مرزا قادیانی)

تین استرے:

''خواب میں دکھائے گئے۔1،تین استرے۔2،عطر کی شیشی۔'' (تذکرہ صفحہ 774)

خطرناک:

''کل ایک دوائی میں استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔''خطرناک''۔(تذکرہ صفحہ 752)

ٹھیکہ:

''الہام ہوا مرزے ''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 806،از مرزا)

پیٹ:

''پیٹ پھٹ گیا (یہ دن کے وقت کا الہام ہے)'' (البشریٰ جلد دوم صفحہ 19،از مرزا)

برفی:

''آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوشنما برفی ایک ڈبہ میں دیکھی۔''

(مکاشفات صفحہ 36،از مرزا قادیانی)

بیر:

''رویا میں کسی نے بیروں کا ڈھیر چار پائی پر لا کر رکھ دیا۔'' (مکاشفات صفحہ 37،از مرزا)

سونف:

''رویا میں کسی نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی۔'' (مکاشفات صفحہ 45،از مرزا)

مرزا قادیانی کی زبان یہود و نصاریٰ کی تلوار سے زیادہ خطرناک اور بچھو و سانپ کے ڈنک سے زیادہ زہریلی تھی یہ بناسپتی نبی اپنے پھٹے ہوئے کفریہ منہ اور لچر و آوارہ قلم سے تامرگ ذلیل گستاخیوں کے انگارے اگلتا رہا۔ مرید خاص شیطان دجال قادیان ایسی بکواس کرتا ہے کہ ولید بن مغیرہ سن لے تو شرم کے مارے گردن جھکا لے۔ راجپال کے ماتھے پہ پسینہ آ جائے اور ملعون سلمان رشدی بھی اس ملعون خلقت پر لعنت کرے اس ازلی بد بخت نے رب العالمین کا بھی لحاظ نہ کیا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کا بھی پاس نہ کیا۔ انبیائے کرام پر بھی سب و شتم توڑے۔ قرآن پر بھی نشتر چلائے۔ احادیث کے بھی ٹکڑے کئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تابندہ ہستیوں پر کیچڑ اچھالا۔ اہل بیت رضی اللہ عنہم پر زبان طعن دراز کی، درود شریف کی حرمت کو روندا۔ اولیاء کرام کی عزتوں کو پامال کیا اور شعائر اسلام کا وہ مذاق اڑایا کہ الامان والحفیظ۔

ذیل میں مرتد اعظم مرزا قادیانی کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کے چند نمونے سپرد قرطاس کئے جاتے ہیں۔ جنہیں لکھتے ہوئے قلم رخصت چاہتا ہے اور ہاتھ احتجاج کر رہا ہے۔ لیکن ''چہرہ قادیانیت'' امت مسلمہ کو دکھانا اسلام کی ضرورت اور عشق رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔ لہٰذا نقل کفر کفر نہ باشد۔

گستاخ خدا:

''حضور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور اس طرح باتیں

کرتا ہے اگر کچھ باتیں بیان کر دوں تو جتنے معتقد نظر آتے ہیں سب پھر جائیں۔" (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 88، از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

گستاخ رسول ﷺ:

"نبی ﷺ سے دین کی تکمیل اشاعت نہ ہو سکی میں نے پوری کی۔" (معاذ اللہ)

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 165، مصنفہ مرزا قادیانی

گستاخ انبیائے کرام:

"زندہ شد ہر نبی بآمدنم۔ ہر رسول نہاں در پیرانہم" (نعوذ باللہ)

ترجمہ: زندہ ہو ہر نبی مری آمد سے۔ تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(نزول مسیح صفحہ 100، از مرزا قادیانی

گستاخ قرآن:

"قرآن خدا کی کتاب اور میرے (مرزا کے) منہ کی باتیں ہیں۔" (معاذ اللہ)

(تذکرہ صفحہ 102۔103۔ از مرزا قادیانی

گستاخ حدیث:

"جو حدیث میرے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو۔" (معاذ اللہ)

(اعجاز احمدی صفحہ 30، از مرزا قادیانی

گستاخ حج بیت اللہ:

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) ثواب زیادہ ہے۔ (معاذ اللہ)۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352، از مرزا قادیانی

گستاخ صحابہ کرام:

"جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ دراصل صحابہ کرام کی جماعت میں داخل ہو گیا۔" (معاذ اللہ)۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 71، طبع اول

گستاخ اهل بیت:

"اور میں محمد ﷺ کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں۔ بس میں اس کی آل برگزیدہ ہوں جس کو ورثہ پہنچ گئی۔" (معاذ اللہ)

(اعجاز احمدی صفحہ 70، از مرزا قادیانی

او بے ایمان کہاں تو پدر شیطان اور کہاں خاندان نبوت۔(مؤلف)

گستاخ درود شریف:

"سلام علی ابراہیم۔ابراہیم پر سلام یعنی اس عاجز (مرزا) پر۔" معاذ اللہ۔
(اربعین نمبر 2 صفحہ 200۔711۔از مرزا قادیانی)

کتنی ڈھٹائی سے یہ مردود قادیانی جد الانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جگہ اپنا نام لکھارہا ہے۔(مؤلف)

گستاخ حجر اسود:

"یکے پائے من بوسید، من گفتم کہ حجر اسود منم" (معاذ اللہ)۔ایک شخص نے میرے پاؤں چومے میں نے کہا حجر اسود میں ہی ہوں۔ (تذکرہ صفحہ 36)

جہنمی اپنے غلیظ پاؤں کو حجر اسود کہہ رہا ہے۔(مؤلف)

گستاخ روزہ:

"روزہ رکھو کہ وہ خصی کردیتا ہے۔" (معاذ اللہ) (آریہ دھرم صفحہ 23، از مرزا قادیانی)

گستاخ اولیاء کرام:

"میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔" (نعوذ باللہ)
(خطبہ الہامیہ صفحہ 35)

گستاخ علماء اسلام:

"یہ(مولوی) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔" (استغفر اللہ)
(ضمیمہ انجام آتھم، مصنفہ مرزا قادیانی)

گستاخ امت مسلمہ:

"میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں ہیں۔" (نعوذ باللہ)۔
(نجم الہدیٰ صفحہ 53، از مرزا قادیانی)

قادیانی حربوں سے نا آشنا سادہ لوح مسلمان اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص اس قدر گھناؤنے کردار کا مالک تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ سر ظفر اللہ، ایم ایم احمد، ڈاکٹر عبد السلام، نسیم احمد، کنور ادریس، ائیر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری وغیرہ ایسے بڑے بڑے لوگ اس کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اسکو نبی اور

رسول کیوں مانتے ہیں؟ اس کو اپنا مرشد اور رہبر کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ بالفرض انہیں بڑا تسلیم کر بھی جائے اور ان جیسے کلیدی آسامیوں پر بیٹھے ہزاروں قادیانیوں کو قابل اور ذہین بھی مان لیا جائے تو کیا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول بن جائے گا اور ان دجالوں کی جماعت کو اس دجال کی نبوت کی دلیل کے طور تسلیم کر لیا جائے گا؟ اے سادہ لوح مسلمان یاد رکھ ایمان قدرت کا سب سے جلیل القدر تحفہ ہے اور یہ صرف رب ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو محلات میں رہنے والوں کو نعمت ایمان سے محروم رکھے کسی دریا کے کنارے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہنے والے کے دل کو ایمان کا خزینہ بنا دے۔ وہ چاہے بادشاہوں کو حالت کفر میں مارے اور انہیں جہنم کا ایندھن بنا دے اور اس کی منشا ہو تو غربت و افلاس کی چکی میں پسنے والے کو مسند ولایت پہ فائز کرے اور بعد از موت جنت الفردوس اس کا مقدر ٹھہرے۔ یہ قریش ابوجہل دولت ایمان سے محروم رہا اور حبشہ کا غلام بلال حبشی رضی اللہ عنہ مؤذن رسول اللہ کا اعزاز پائے۔ سیم و زر میں کھیلنے والا ابولہب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہونے کے باوجود قفس کفر میں انتہائی عبرتناک موت مر جائے اور ایران سے آنے والا غربت کا مارا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رفیق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بنے۔ تاجدار ختم نبوت کا کلیوں کو شرماتا بچپن، شبنم سے مطہر لڑکپن اور رشک ومہتاب و آفتاب جوانی اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے بہت سے بدقسمت کفر کی ظلمت میں دم توڑ گئے اور روم سے آنے والے صہیب رضی اللہ عنہ آغوش نبوت میں آ بسے اور دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہونے لگے۔

اے سوالی مسلمان! کیا تو نے دیکھا ہے کہ برنارڈ شا اور سٹیفن لیکاک ایسے ادیب، ولیم ورڈز ورتھ اور جان کیٹس ایسے شاعر، ابراہم لنکن اور وینڈل فلپ ایسے مقرر، لوئی پاسچر اور ہائمن ایسے ڈاکٹر، سٹیل اور اوپن ہائم ایسے قانون دان، چرچل اور گاندھی ایسے سیاست دان، ایڈیسن اور جارج سٹیفن سن جیسے سائنس دان، آئن سٹائن اور نیوٹن ایسے ماہرین طبیعات، کارل مارکس اور آدم سمتھ ایسے ماہرین معیشت، برٹرینڈ رسل اور ہیگل ایسے فلاسفر، نپولین اور منٹگمری ایسے جرنیل، ہٹلر اور سٹالن ایسے منتظمین، برزنیف اور کینڈی ایسے حکمران، لین پول اور گبن ایسے مؤرخین، لارڈ میکالے ایسا ماہر تعلیم اور گلیلیو ایسا ماہر فلکیات اس دنیا سے ناکام و نامراد چلے گئے کیا یہ اپنے اپنے علم وفن کے دائرہ میں بڑے لوگ نہ تھے؟ یقیناً یہ یگانہ روزگار اور نابغہ عصر تھے۔ لیکن کیا ان کا علم ان کو گمراہی سے بچا سکا اور ان کی ذہانتیں ان کی عاقبتوں کو سنوار سکیں؟ تکمیل نبوت کے بعد اس بزم ہستی میں ہر لمحہ فطرت کی یہ صدا گونجتی ہے کہ اب جو بھی منزل تک پہنچنا چاہتا ہے، اسے دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہونا ضروری ہے جس کے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اسے قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اس کی عقل اسے کفر و ضلالت کے لق و دق ریگستانوں میں لئے گھومتی ہے اور منزل کی تلاش میں آبلہ پا سرگرداں مسافر ویرانوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیتا ہے۔

اب آپ کے سامنے نورِ ایمان سے محروم اور عقل کے شکار کئے ہوئے چند قادیانی بڑوں اور چند دیگر بڑوں کا تماشہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس میں ان لوگوں کو ان کے سوال کا جواب بھی مل جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ اتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی کیسے بھٹک سکتے ہیں؟ وہ دیکھیں گے کہ اس خار زار میں صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ قادیانی ہی دھکے نہیں کھا رہے بلکہ دیگر اعلیٰ تعلیم یافتہ کفار بھی شریک سفر ہیں۔

اگر سر ظفر اللہ جیسا خود ساختہ عقل مند مرزا قادیانی جیسے کانے بھینگے اور فاتر العقل کو نبی مانتا ہے تو اس میں اچھنبے کی کیا بات؟ بنی اسرائیل کے دانشوروں نے بھی تو بچھڑے کو خدا مانا تھا۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا قادیانیوں کی گالیوں اور خرافات کو وحی مانتا ہے تو اس میں فکر کرنے کیا ضرورت! بھارت کا سابقہ صدر مرار جی ڈیسائی بھی تو اپنا پیشاب پیتا ہے اور اسے ''Water of life'' (آبِ حیات) کہتا ہے۔ اگر ایم ایم احمد ختم نبوت کا انکار کرتا ہے تو اس میں پریشانی کی کیا وجہ! روس کا صدر گورباچوف بھی خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے۔

اگر مرزا طاہر بگھوڑہ خود کو مرزا قادیانی جیسی عجیب و غریب مخلوق کا خلیفہ کہلوانے میں فخر محسوس کرتا ہے تو اس میں کیسی حیرانی! ڈارون بھی تو خود کو بندر کا بیٹا کہلوانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اگر الٹی کھوپڑی کی قادیانی امت مرزا قادیانی پر درود و سلام بھیجتی ہے تو اس میں کیسی پریشانی! بھارت کا وزیر اعظم راجیو گاندھی بھی تو موٹے تازے ننگے دھڑ ننگے بت کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رام رام کرتا ہے۔

جھوٹی نبوت کے مجاورو! اب قادیانی نبوت کی دوکان بند کرو۔ اب یہ سٹیج شوٹھپ کر دو۔ میٹھی گولیوں کی صورت میں قادیانی نبوت کا زہر بیچنے کا شنیع دھندہ ختم کرو۔ ہزاروں انسانوں کو جہنم کے رقصاں شعلوں کے حوالے کر چکے ہو باقی بھولی بھالی صورتوں پر ترس کھاؤ۔ انسانوں کی ''جہنم سپلائی'' کا ٹھیکہ جو تم نے شیطان سے لے رکھا ہے اسے واپس کر دو۔ جھوٹی نبوت کے جھوٹے پیروکارو! تم اپنے اس گرو گھنٹال کو خوبصورت سے خوبصورت لباس پہناؤ لیکن یہ ہر لباس میں ننگا نظر آتا ہے۔ تم اس کے جسم پر بہترین سے بہترین خوشبوئیات چھڑکو لیکن اس کے جسم سے ارتداد کی بدبو کے بھبوکے اٹھتے رہیں گے۔ تم اس کے چہرے پر اعلیٰ سے اعلیٰ ملمع کاری کرو لیکن اس کے مکروہ خدوخال تم سے چھپائے نہ چھپیں گے۔ تم پوری قوت لگا کر اس کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کر لو لیکن موٹر سائیکل کی پلیٹ جیسی اس کی پیشانی پر لکھے ہوئے دجال اور کذاب کے الفاظ تم سے مٹائے نہ مٹیں گے۔

دریتیم محمد کریم ﷺ کے امتیو! دجال قادیان مرزا قادیانی کوئی معمولی نوعیت کا مجرم نہیں۔ یہ پورے عالم اسلام اور اسلام کا مجرم ہے۔ اس کی فرد جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خدائی کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ فرعون، نمرود اور شداد ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ اسود عنسی

اور مسیلمہ کذاب ہے۔توہین رسالت کرنے کے جرم میں یہ ابوجہل، ابولہب، اور ولید بن مغیرہ ہے۔ قرآن کریم کی تحریف کرنے کے جرم میں مرتد ہے۔ تعلیمات اسلامیہ کو منسوخ کرنے کے جرم میں زندیق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ خارجی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں بکواس کرنے کے جرم میں یہ شمر ہے۔ اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ ظاہراً مسلمان اور باطناً کافر ہونے یعنی منافق ہونے کے جرم میں یہ عبداللہ بن ابی ہے۔ خود کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ کرم خاکی کہنے کے جرم میں یہ ڈارون کی اولاد ہے۔ جھوٹے خدا شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کفریہ نقالی کے جرم میں یہ مشن شداد کا علمبردار ہے۔

اے مسلمان! یہ خطرناک مجرم آج بھی دندناتا ہوا زندہ ہے کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک زندہ رہتا ہے۔ جب تک اس کے نظریات زندہ رہتے ہیں۔ پرسوں یہ ملعون مرزا بشیر الدین جہنمی کی صورت میں زندہ تھا۔ کل یہ مردود مرزا ناصر دوزخی کی صورت میں زندہ تھا اور آج یہ فخر شیطان مرزا طاہر کی صورت میں زندہ ہے اور جب تک فرش خاکی پر ایک بھی قادیانی زندہ رہے گا یہ اس کی صورت میں زندہ رہے گا۔ اس کی ارتدادی تحریریں چھپ رہی ہیں۔ اس کے ایمان سوز لیکچرز کی اشاعت بڑے زور وشور سے جاری ہے۔ اس کا یوم پیدائش اور یوم مرگ بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ خود تو مر گیا لیکن اپنی قائم کردہ "مرتد یونیورسٹی" سے تعلیم یافتہ ہزاروں چیلے چانٹے کفر وارتداد کی تبلیغ کے لئے چھوڑ گیا جو آج بھی چمن اسلام میں بارودی سرنگیں بچھا رہے ہیں اور معاذ اللہ بڑی شدت سے اس روز بد کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب یہ چمن ایک زوردار دھماکے سے ویرانے میں تبدیل ہو جائے گا اور دور دور تک خاک اڑتی دکھائی دے گی۔

اے فرزندانِ اسلام! اس دین برحق کے لئے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے بازاروں میں پتھر کھائے، میدان اُحد میں دندانِ مبارک شہید کرائے، عزیز واقارب جان کے دشمن بن گئے۔ مکہ معظمہ جیسے وطن سے نکالے گئے، شان اقدس میں فحش گالیاں بکی گئیں، گلے میں کپڑے کا پھندا ڈال کر دبایا گیا۔ حالت نماز میں جسم اطہر پر غلیظ اوجھڑی رکھی گئی۔ اس دین متین کی عمارت کی تعمیر کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی ہڈیوں کی اینٹیں اور خون کا گارا پیش کیا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دہکتے ہوئے انگاروں پر لیٹ کر وفائے اسلام کی تاریخ رقم کی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جسم کے ٹکڑے کروا کر اسلام سے عشق کا لاثانی باب لکھا، حضرت حبیب رضی اللہ عنہ تختہ دار پر جھول کر اسلام پر فدا ہو گئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اسلام کی حفاظت کرتے کرتے سر کٹا کر اسلام پر نثار ہو گئے۔ طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ، نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ، صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے فرزندان اسلام نے باطل کے پرخچے اڑا دیئے اور عالم کے چہار سو اسلام

کا پرچم لہرادیالیکن آج کے مسلمان! آج قادیانیوں کی یلغار میں گھرا ہوا اسلام تیرا منہ تک رہا ہے۔ تجھے مدد کے لئے صدادے رہا ہے۔ تجھ سے سوال کررہا ہے کہ میرے بیٹے تو کٹ مرا کرتے تھے لیکن میری حرمت پر آنچ نہیں آنے دیتے تھے۔ تم کس قسم کے مسلمان ہو کہ آج جھوٹی نبوت نے میرے جسم پر زہریلے تیروں کی بارش کررکھی ہے اور تم خاموش تماشائی ہو۔ تمہاری غیرت کہاں گئی؟ تمہاری شجاعت کہاں گئی؟ نبی اکرم ﷺ سے تمہارا عشق و وفا کا رشتہ کہاں گیا؟

اے مسلمان! بہت سوچکا ہے اب بیدار ہوجا۔ بہت لٹ چکا ہے اب ہوشیار ہوجا اور نبی ﷺ کے دشمنوں سے برسرِ پیکار ہوجا۔ اپنے اسلاف کی تابندہ روایات کو پھر زندہ کر۔ جہاد کا علم لہرا کر اٹھ، شہادت کا جذبہ لے کر اٹھ، طوفان کی صورت چل۔ سیلاب کی صورت چل، قادیانیت کے شجر خبیثہ کو بہالے اور اپنی گرجدار آواز میں یہ اعلان کرتا جا۔

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ﷺ ہاشمی کوئی نبی نہیں



جہنم کے شرارے (پھول) اونچے اونچے محلوں کی برابر اڑیں گے گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ یہ جو دنیا کی آگ ہے اس آگ کے ستر جزوں میں سے جز ہے۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہورہا ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجے کا جس پر عذاب ہوگا اس سے اللہ عزوجل پوچھے گا کہ ساری زمین تیری ہوجائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لئے تو سب فدیہ میں دے دے گا؟ عرض کرے گا ہاں۔ فرمائے گا کہ جب تو پشت آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نہ مانا۔ جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس، اور یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی تو اب وہ نری سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرئیل علیہ اسلام نے نبی ﷺ سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دی جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اسکی گرمی سے مرجائیں۔ (بہارشریعت)